مجتہد جامع الشرائط اور عصر حاضر

مولانا سید محمد جابر جوراسی
مدیر ماہنامہ اصلاح لکھنؤ

تاریخ شاہد ہے کہ دین مبین اسلام کے ظہور سے لیکر آج تک عالمی سامراج اپنے مرموز ہتھکنڈوں کے ذریعہ اسلام دشمنی میں ہمہ تن سرگرم رہا ہے۔کبھی مسلمانوں کے درمیان تفرقہ واختلاف کے ذریعہ اور کبھی عرب وعجم کے سطحی مسائل کی غیر معمولی حوصلہ افزائی کے سہارے اس نے امت اسلامیہ کو ذلت ورسوائی اور شرمندگی ونابودی کے گڑھے میں ڈھکیلنے کی بھرپور کوشش کی، جس کے نتیجے میں امت اسلامیہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ کر رہ گئی اور قرآن کریم جس کے نزول کا مقصد پوری دنیائے بشریت کی ہدایت ورہنمائی تھا اسے عمدہ ودیدہ زیب غلاف میں لپیٹ کر طاقچوں کی زینت بنادیا گیا، علماء کو ان کے معاشرہ میں بدنام اور ان کے اختیارات کو مسجدوں کی چہاردیواری میں محدود کردیا گیا اور مغربی طرز زندگی کی پیروی میں یومیہ نمازوں سے لاپرواہی اور ہفتہ وار عبادت یعنی نماز جمعہ کو بظاہر مقبولیت عطا کرنے کی کوشش کی گئی اور آخر کار دین کو سیاست سے علیحدہ کردیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے درباری علماء اور عالم نما افراد کی ایک بڑی تعداد منظر عام پر آگئی۔

ایسے ناگفتہ بہ اور اسلام دشمن ماحول میں امام خمینیؒ نے قرآنی احکام اور سنت نبوی کے سایہ میں اسلامی انقلاب کی عظیم الشان کامیابی کے بعد ایسی مثالی اسلامی حکومت تشکیل دی جو اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں کی زندگی کا اٹوٹ حصہ قرار دیتی ہے اور ولی فقیہ ومجتہد العصر کی بالادستی کو عملی جامہ پہنانے میں ہمہ تن سرگرم ہے۔ (ادارہ)

مجتہد وہ ہے جو دینی اسناد و مدارک سے احکام اور ان کے دلائل کے استنباط پر قادر ہو۔اس کی تقلید اس وقت جب کی جائے گی جب وہ مرد ہو، بالغ ہو، عاقل ہو، حلال زادہ ہو، عادل ہو اور زندہ ہو۔

ایک جامع الشرائط مجتہد اپنے علم وتحقیق کی بنیاد پر معاشرہ کو دیندار بناتا ہے اورصحت اعمال کے ذریعہ اس میں اسلامی روح پھونکتا ہے۔ اجتہاد کے معنی سعی وکوشش کے ہیں اور مجتہد اس دور غیبت میں احکام شرع کو معلوم کرنے کے لئے اور مومنین کی رہنمائی کے لئے سعی وکوشش کرتا ہے۔

اس نے شریعت کو مردہ ہونے سے بچالیا ہے۔ اور دین کی رگوں میں خون تازہ دوڑ ایا ہے۔ اس مہم میں مجتہد اپنی جان توڑ کوشش کرتا ہے جیسا کہ اجتہاد کی تعریف ہی سے ظاہر ہے۔

ترجمہ: کسی شرعی حکم کے سلسلہ میں ظنی علم کی جستجو میں فقیہ کا اپنی تمام تر توانائی و کوشش کو اس طرح صرف کردینا کہ وہ مزید تلاش سے خود کو لاچار پائے۔[1]

مسلک امامیہ میں اس کی توضیح کچھ اس طرح ہے:

ترجمہ: باعتبار شرع وعقل عملی فرائض یا احکام شرعی کے لئے دلائل حاصل کرنے کا ملکہ اور اس کی مکمل قدرت ۔[2]

دور غیبت میں شیعہ فقہاء نے جو کارنامے انجام دئے ہیں ان کی اپنی ایک سنہری تاریخ ہے غیبت کبریٰ یعنی چوتھی صدی ہجری سے لے کر موجودہ پندرہویں صدی ہجری تک ہر نازک موڑ پر ہمارے انہیں علماء نے ملت کی رہنمائی کا قابل تحسین فریضہ انجام دیا ہے۔

ماضی قریب میں چودھویں صدی ہجری اور پندرہویں صدی ہجری میں دو ایسے فتوے منظر عام پر آئے جنہوں نے استعمار کی سازش کو ناکام بنایا اور پوری دنیا میں ان فتووں کی دھمک بھی محسوس کی گئی۔

۲۰/مارچ ۱۸۹۰ء پنجشنبہ ۲۸/رجب المرجب ۱۳۰۷ھ کو ایرانی حکمراں شاہ ناصر الدین قاچار نے برطانوی کمپنی 'رژی'' سے پچاس سال کے لئے معاہدہ کرلیا کہ اس کمپنی کے پاس اندرون ملک و بیرون ملک تمباکو فروخت کرنے کا ٹھیکہ رہے گا۔ وہ ایرانی کاشتکار جو تمباکو کی کاشت کرتے تھے ان کے لئے اس کمپنی سے اجازت لینا معاہدہ کی رو سے ضروری تھا۔ اس معاہدہ سے ایرانی معیشت کو خطرہ پیدا ہوگیا اس لئے کہ اس وقت ترکی، افغانستان، ہندوستان، میں لگ بھگ ۴۳۵ ٹن ایرانی تمباکو کی کھپت تھی۔ اقتصادی نقصان سے قطع نظر اس معاہدہ سے اسلامی ثقافت کے لئے شدید خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ مذکورہ کمپنی نے تہران کے اندر اپنا بہت بڑا مرکز خیابان علاء الدین میں قائم کرلیا۔ اور ایرانی نوجوانوں کو بے راہ روکرنے کے لئے مغربی ثقافت کو عام کیا جانے لگا۔ ساتھ میں حیلہ حوالہ سے دولاکھ سے اوپر فوج کو بھی بلوالیا۔ یہ ویسی ہی تیاری تھی جیسے ایسٹ انڈیا کمپنی نے پہلے کلکتہ میں قدم جمائے اور بالآخر پورے ہندوستان پر قبضہ کرلیا۔ پھر کتنی شدید جدوجہد اور قربانیوں کے بعد ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان مہاتما گاندھی کی قیادت میں چلنے والی تحریک کے اثر سے آزاد ہوا۔

کیا کہنا ان فقہائے اہلبیت اطہارؑ میں سے ان علمائے باہوش کا جنہوں نے مستقبل کے خطرہ کو محسوس کیا۔

آیت اللہ العظمیٰ محمد حسن میرزا شیرازیؒ نے پہلے تو شاہ کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن جب شاہی دبدبہ نے ایک مجتہد جامع الشرائط کے سامنے سپر انداختہ ہونے کو نظر انداز کردیا تو آیت اللہ العظمیٰ میرزائے شیرازیؒ نے فتویٰ جاری کردیا:

''الیوم استعمال توتون و تنباکو بای نحو کان درحکم محاربہ با امام زمان صلواۃ اللہ و سلامہ است۔[۳] ترجمہ: آج سے تمباکو چاہے جس طرح استعمال ہو امام زمانہؑ کے خلاف جنگ کرنے کے حکم میں داخل ہے''

ایرانی قوم کی ائمہ اطہار علیہم السلام سے محبت وعقیدت کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ۔کوئی بھی عاشق اہلبیتؑ محاربہ با امام زمانؑ کا تصور ہی نہیں کرسکتا۔ لہٰذا قوم نے تمباکو سے ہاتھ کھینچ لیا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں مجتہد کا حکم ایک ایسی چیز سے ٹکرا رہا تھا جو شدید عادت سے تعلق رکھتی ہے۔یعنی'' نشہ'' عام حالات میں نشہ چھوڑنا آسان نہیں لیکن اطاعت حکم شریعت میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بن سکی یہاں تک کہ خواتین نے بھی ہمت و جرأت کے ساتھ فتویٰ پر عمل کرکے مثال قائم کردی۔ میرزائے شیرازی کا فتویٰ جاری ہوگیا تھا۔ بادشاہ کو علم نہیں تھا حسب معمول وہ صبح بیدار ہوکر حقہ کا منتظر رہا۔ ملازمین نے حقہ نہیں پیش کیا وہ کمرہ سے باہر آیا تو عجیب منظر دیکھا ٹوٹے ہوئے حقے بکھرے پڑے تھے اور اس کی محبوب بیوی انیس الدولہ کی زیرنگرانی ملازمین حقہ میں لگے جواہرات کو نکال کر ان کو توڑتے جارہے تھے۔ بادشاہ نے برہم ہوکر پوچھا یہ سب کیوں ہورہا ہے؟ بیوی نے جواب دیا حقہ پینا حرام ہوگیا ہے۔ اس نے غصہ میں پوچھا کس نے حرام کیا ہے؟ بیوی نے جواب دیا اس نے جس نے مجھے تمہارے لیے بیوی کے طور پر حلال قرار دیا ہے۔ اس طرح مجتہد کے فتویٰ کے آگے بادشاہ بے بس ہوگیا۔[۴]

اصفہان کے ایک تاجر کے پاس تمباکو کی بارہ ہزار بوریاں تھیں ۔ اسے کمپنی کے ہاتھوں یہ تمباکو فروخت کرنے پر مجبور کیا گیا اس نے ایک رات کی مہلت لی اور جب صبح کو کمپنی کے کارندے تمباکو خریدنے آئے تو دیکھا کہ تاجر نے بوریوں میں آگ لگادی ہے اور وہاں کچھ بھی نہیں بچا ہے۔

پندرہویں صدی کے آغاز میں برطانوی سامراج ہی نے ایک گھٹیا درجہ کے ادیب'' سلمان رشدی''

کو شیطانی آیات'' جیسا ناول لکھنے پر آمادہ کیا اس ناول میں مقدسات اسلامی کی جم کر توہین کی گئی۔ بالخصوص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس ناول میں مذاق اڑایا گیا ہے۔ بغیر کسی تاخیر کے ۱۴ رفروری ۱۹۸۹ء کو آیت اللہ العظمیٰ روح اللہ الخمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ تاریخ ساز فتویٰ صادر کردیا کہ

''شاتم رسولؐ سلمان رشدی واجب القتل ہے کسی بھی غیرت دار مسلمان کو جہاں بھی یہ ملے اسے قتل کردے''

فتویٰ جاری ہوئے ۲۳ سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آج بھی پوری دنیا میں اس کی گونج موجود ہے۔

مرجعیت ایک ایسا حربہ ہے کہ دشمن کے پاس جس کا توڑ نہیں لہٰذا عصر حاضر میں بالخصوص یہ کوشش ہورہی ہے کہ مرجعیت کے خلاف لوگوں کو تیار کیا جائے گروہ علماء کو بدنام کیا جائے اور کچھ ایسے نام نہاد علماء تیار کئے جائیں جو القاب و آداب اور وضع قطع میں بظاہر عالم یا عالم نما نظر آئیں لیکن ان کے افکار واعمال درست نہ ہوں اس سازش کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ ان عالم نما افراد کے ذریعہ عوام الناس کو دھوکا دیا جاسکے۔ لیکن امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر ایرے غیرے کو نہیں بلکہ بہترین صفات والے کو مفتی قرار دیا ہے جیسا کہ آپؑ نے اپنے چہیتے اور باوقار صحابی ابان ابن تغلب سے فرمایا تھا: ترجمہ: ابان شہر کی مسجد میں بیٹھو اور فتویٰ دو میں شیعوں میں تمہارے جیسوں کو دیکھنا عزیز رکھتا ہوں۔ ۵

یہ بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر آج کا معمولی مولوی چاہتا ہے کہ اسے مولانا کہا جائے جو مولانا کہے جاتے ہیں وہ علامہ کہلوانے کے خواہشمند ہیں۔ جاہل فتویٰ دینے پر آمادہ رہتے ہیں اور کم علم'' آیت اللہ'' کا لقب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ایسے کی تقلید کی امام حسن عسکری علیہ السلام نے نشاندہی فرمائی تھی جس میں سب سے اہم شرط ہے'' صائناً لنفسه'' اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو۔ ۶

لہٰذا جو واقعاً دیندار ہے اور دین و اسلام سے اسے ہمدردی ہے وہ باطل کے پھیلائے ہوئے جال میں نہ پھنسے اور پوری کوشش کرے کہ علمائے حق کے متوازی کوئی نام نہاد علماء کا محاذ نہ قائم ہونے پائے۔ اگر کوئی اپنے نام کے آگے پرتکلف اور تشریفاتی القاب کے استعمال کا خواہشمند ہے تو

پہلے اپنا جائزہ لے لے کہ کیا واقعاً اس کے علمی کارنامے ، فقہی خدمات، قلمی آثار ایسے ہیں کہ اسے بڑے بڑے القاب سے قوم نوازے اگر ایسا نہیں ہے تو یہ جذبہ بھی نفس کی طغیانی کے زمرہ میں آئے گا۔مولائے کائنات امیر المومنینؑ نے صاف صاف تاکید فرمائی تھی۔

”و ضعوا عن تیجان المفاخرة“(ترجمہ) فخر و مباہات کے تاج کو اتار کر پھینک دو۔[۷]

مناںع

۱۔ابن حزم ۸/۱۳۳
۲۔مصباح الاصول صفحہ ۴۳۴
۳۔تحریم تمبا کو محمد رضا زنجانی صفحہ ۵۵
۴۔تحریم تمبا کو ابراہیم تیموری صفحہ ۱۰۴
۵۔رجال نجاشی صفحہ ۳۷
۶۔وسائل الشیعہ جلد ۱۸/صفحہ ۹۴
۷۔نہج البلاغہ،خطبہ نمبر ۵۔